(جامع احکام الصغار : ۲ / ۱۲۲) تفصیل کے لئے دیکھے "السعایہ از عبد الحی لکھنوی حنفی : ۱ / ۲۸۴)

اس کے بر عکس امام غزالیؒ (إحیاء علوم الدین : ۲ / ۳۴۱) ابن الجوزی الحنبلیؒ (أحکام النساء وغیرہ : ۱۴۸) أبو الوفاء ابن عقیل الحنبلی، ابو حاتم الطوسی (ایضاً) کے نزدیک بچی کے کانوں کو بھی چھید کرنا جائز نہیں ہے، ائمہ نے انکار بھی کیا ہے، امام احمدؒ اور دیگر حنبلی ائمہؒ کے نزدیک یہ فعل جائز ہے کیونکہ اس میں عورت کیلئے زینت ہے۔

(دیکھیں : تحفۃ المودود : ۱۴۲، ۱۴۳، الآداب الشرعیہ لابن مفلح : ۳ / ۳۵۶، الانصاف : ۱ / ۱۲۵، الفروع : ۱۰ / ۱۲۴)

الحاصل : مرد کے لئے کانوں کو چھیدوانا اور ان میں بالیاں ڈالنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

سوال : ایک، تین اور پانچ وتر پڑھنا کیسا ہے ؟ حوالدار رحمت علی جہلم

جواب : وتر ایک، تین اور پانچ رکعت پڑھنا جائز ہیں، جیسا کہ حضرت أبو أیوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (الوتر حق علی کل مسلم ،فمن أحب أن یوتر بخمس فلیفعل، و من أحب أن یوتر بثلاث فلیفعل ، ومن أحب أن یوتر بواحدة فلیفعل)

یعنی : "وتر ہر مسلم پر ثابت ہے، جو پانچ وتر پڑھنا پسند کرتا ہے، وہ پانچ، جو تین رکعت کو پسند کرتا ہے، وہ تین اور جو ایک وتر پڑھنا چاہتا ہے وہ ایک وتر پڑھے"۔ (ابو داؤد : ۲ / ۶۲ حدیث ۱۴۲۲) (نسائی : ۳ / ۲۲۸ حدیث : ۱۷۱۰) (ابن ماجہ : ۱۱۹۰) (شرح معانی الآثار : ۱ / ۲۹۱) (بیہقی : ۳ / ۲۳) (مستدرک حاکم : ۱ / ۳۰۲) (التمہید : ۱۳ / ۲۵۸، ۲۵۹)

اس حدیث کو امام ابن حبانؒ، امام حاکمؒ، امام ذہبیؒ اور امام نوویؒ نے "صحیح" کہا ہے۔ اس کی تعلیل مردود ہے، یہ حدیث نص صریح ہے کہ وتر ایک، تین اور پانچ جائز ہے۔

جناب اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب، جناب شیخ محمد صاحب دیوبندی سے نقل کرتے ہیں :

"(اہل حدیث نے) وتر کی تمام احادیث میں سے ایک رکعت والی حدیث پسند کی، حالانکہ تین رکعتیں بھی آئی ہیں، پانچ بھی آئی ہیں، سات بھی آئیں ہیں"۔ (قصص الاکابر از تھانوی : ۱۲۲)

جناب تھانوی صاحب کا یہ واضح جھوٹ ہے کہ اہل حدیث نے ایک رکعت والی حدیث پسند کی، جبکہ اہل حدیث ایک رکعت وتر کے علاوہ تین، پانچ اور سات رکعت وتر کے بھی قائل و فاعل ہیں۔ والحمد لله علی ذالك

جہاں تک ایک رکعت وتر کا تعلق ہے تو جناب خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی صاحب لکھتے ہیں :

"وتر کی ایک رکعت احادیث صحاح میں موجود اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ وغیرہما صحابہؓ اس کے مقر اور مالکؒ و شافعیؒ و احمدؒ کا وہ مذہب، پھر اس پر طعن کرنا، ان سب پر طعن ہے، کہو اب ایمان کا کیا